روزنامہ "الفضل" قادیان۔ ——— ۹ جمادی الاولیٰ ۱۳۶۰ھ

ٹبورا مشرقی افریقہ کے احمدیوں پر حملہ کرنے والوں کو سزائیں

احباب کو شائد معلوم ہوگا۔ کہ مشرقی افریقہ کے صوبہ ٹانگانیکا کے صدر مقام ٹبورا میں گزشتہ فروری کی سات تاریخ کو احمدیوں پر مخالفین کی طرف سے شدید حملہ کر دیا گیا۔ قصور صرف یہ تھا۔ کہ جماعت احمدیہ نے ایک قطعہ اراضی مسجد کی تعمیر کے لئے قانونی طور پر حاصل کیا۔ اور محکمہ متعلقہ سے اس پر تعمیر مسجد کی باقاعدہ اجازت حاصل کر لی تھی۔ اس جگہ سے کوئی ایک سو تیس گز کے فاصلہ پر عام مسلمانوں کی ایک مسجد تھی۔ ۷۔ فروری کو شیخ مبارک احمد صاحب احمدی مبلغ مشرقی افریقہ نے مسجد کا سنگِ بنیاد رکھنا تھا۔ کہ ۶ فروری کو مسلمانوں کے ایک لیڈر نے ڈسٹرکٹ کمشنر کو بذریعہ خط اطلاع دی۔ کہ اگر احمدیوں کو مسجد بنانے کی اجازت دی گئی۔ تو نتائج افسوسناک ہوں گے۔ اگلے روز وہی لیڈر بعض اور لوگوں کو ساتھ لے کر ڈسٹرکٹ کمشنر صاحب سے ملنے گیا۔ ڈسٹرکٹ کمشنر نے ان کی گفتگو سنکر کہا۔ کہ اس وقت مجھے چونکہ ایک ضروری اجلاس میں شریک ہونا ہے۔ اس لئے آپ لوگ میری واپسی کا انتظار کریں۔

مگر ان لوگوں نے اس کی کوئی پروانہ کرتے ہوئے پراونشل کمشنر کے دفتر کا رُخ کر لیا۔ ادھر کئی سو اشخاص کا ایک بے لگام ہجوم شور وغل کرتا ہوا مجوزہ مسجد کے پاس جمع ہو گیا۔ اور کھودی ہوئی بنیادوں کو دوبارہ پُر کرنے کی کوشش کرنے لگا۔ جبکہ پولیس موقعہ پر پہنچ گئی۔ چونکہ سپرنٹنڈنٹ صاحب پولیس نے ڈسٹرکٹ کمشنر کے دفتر میں بیٹھے ہوئے اس ہجوم کو شہر کے تجارتی حلقہ کی طرف جاتے ہوئے دیکھ لیا تھا۔ اس لئے وہ فوراً اس کے پیچھے روانہ ہو گئے۔ اور پولیس فورس بھی فوراً طلب کر لی۔ پولیس کے آنے پر یہ ہجوم منتشر ہو گیا۔ مگر احمدیہ سکول کے پاس اور ہجوم ہو گیا۔ وہ بھی پولیس کی آمد پر منتشر ہو گیا۔ پھر یہ لوگ ایک ہندوستانی احمدی کے ہوٹل پر حملہ کی نیت سے روانہ ہوئے۔ مگر وہاں بھی پولیس جا پہنچی۔ اور ہجوم بھاگ گیا۔ لیکن اس بھاگ دوڑ میں بھی ان لوگوں نے تین معمر احمدیوں کو جن میں سے ایک کی عمر ۶۲ سال کی تھی۔ زدوکوب کیا۔

ایک احمدی کے ناک پر ضرب شدید لگائی۔ ایک اور ہندوستانی احمدی کو مجروح کیا۔ مسجد احمدیہ کے بنیادی پتھر اکھاڑ پھینکے۔ اور بنیادیں پُر کرنے کی کوشش کی۔ ایک احمدی کے ہوٹل کا سائن بورڈ توڑ پھوڑ دیا۔ ایک کھڑکی کا چوکھٹ نکال کر پھینک دیا۔ ایک اور احمدی کے مکان میں داخل ہو گئے۔ اور کچھ نقصان پہنچایا۔

غرضکہ ان لوگوں نے بہت اودھم مچایا۔ اور نہایت اشتعال انگیز نعرے لگائے۔ مثلاً یہ کہ ہم احمدیوں کو مار دیں گے ہمیں ان کے دروازے توڑ دینے چاہئیں وغیرہ وغیرہ۔ ہجوم اس قدر آپے سے باہر ہو رہا تھا۔ کہ پولیس کو ایک موقعہ پر لاٹھی چارج بھی کرنا پڑا۔ بعض لوگوں نے ملزموں کو گرفتار کرنے میں پولیس کی مزاحمت کی مگر پولیس کے قابل افسروں نے بہت جلد حالات پر قابو پا لیا۔

چونکہ ٹبورا پولیس کی فرض شناسی۔ اور مستعدی کی داد نہ دینا یقیناً ناانصافی ہوگی۔ اس لئے ہم جماعت ہائے مشرقی افریقہ کی طرف سے جناب سپرنٹنڈنٹ صاحب پولیس ٹبورا کے بے حد شکرگزار ہیں جنہوں نے نہایت مستعدی۔ دلیری اور جانفشانی سے اس بلوہ پر قابو پانے کے لئے فوری طور پر مؤثر کارروائی کی۔ اگر صاحب موصوف اپنے آپ کو خطرہ میں ڈال کر فساد کو روکنے کے لئے مشتعل ہجوم میں دوڑ دھوپ نہ کرتے۔ تو یقیناً خطرناک فساد ہوتا جس میں احمدیوں کو جانی و مالی نقصان بہت زیادہ برداشت کرنا پڑتا۔ صاحب موصوف اور ان کی پولیس قابل مبارکباد ہے۔ کہ اس نے نہایت عمدگی سے حالات پر قابو پا کر امن قائم کر دیا۔ پولیس نے بلوہ کے جرم میں ۸ ملزموں کا چالان کیا۔ جن میں سے عدالت نے پانچ کو بری کر دیا۔ اور باقی سب کو مختلف میعاد کی قید اور جرمانہ کی سزائیں دی ہیں۔

مجسٹریٹ صاحب نے فیصلہ سناتے ہوئے بلوائیوں کو جہاں حکومتِ برطانیہ کے اس طریق عمل کی طرف توجہ دلائی۔ کہ اس کی حدود میں ہر شخص اپنی خواہش کے مطابق عقائد رکھ سکتا۔ اور اپنے طریق پر عبادت بجا لا سکتا ہے۔ خواہ وہ راستی کے خلاف ہی کیوں نہ ہو۔ وہاں یہ نصیحت بھی کی۔ کہ دوسروں کے لئے تحمل اور رواداری اختیار کرو۔

کاش مسلمان اسلام کی تعلیم پر کاربند ہوتے۔ تا نہ اس قسم کے افسوسناک واقعات پیش آتے۔ اور نہ کسی غیر مسلم کے منہ سے وہ الفاظ سننے پڑتے۔ جو اسلامی تعلیم سے ہی اخذ کئے گئے ہیں۔

مدینۃ المسیح

قادیان ۳ احسان ۱۳۲۰ہش۔ سیدنا حضرت امیرالمومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز کے متعلق نو بجے شب کی ڈاکٹری اطلاع مظہر ہے۔ کہ حضور کو آج حرارت زیادہ رہی۔ احباب صحت کاملہ کے لئے دعا کریں؁

حضرت ام المومنین مدظلہا العالی کی طبیعت الحمد للہ اچھی ہے۔

حرم اول حضرت امیرالمومنین ایدہ اللہ تعالےٰ کو آج بھی بخار رہا۔ دعائے صحت کی جائے؁

حضرت میر محمد اسمٰعیل صاحب کی اہلیہ صاحبہ کو ضعف دل کی تکلیف ہے۔ دعائے صحت کی جائے۔

آج بعد نماز مغرب صاحبزادہ مرزا ناصر احمد صاحب نے مسجد دارالرحمت میں تقریر کرتے ہوئے نوجوانوں کو اپنے فرائض کی ادائیگی کی طرف توجہ دلائی۔

آج رات کو زور کی آندھی آئی۔ اور پھر بوندا باندی بھی ہوئی جس سے موسم خوشگوار ہو گیا۔

اخبار احمدیہ

درخواست ہائے دعا (۱) شیخ محمد علی صاحب چک ۱۵ـ۴ھ چندر کے ضلع لائلپور کی لڑکی نسیم اختر بعارضہ بخار بیمار ہے (۲) اقبال احمد خان صاحب کلانور ضلع گورداسپور کے والد بیمار ہیں۔ (۳) رکن الدین صاحب مٹھہ خیل کا ایک عزیز بعارضہ ٹائیفائڈ بیمار ہے۔ (۴) محمد رمضان صاحب دولیوالہ ضلع لاہور بعارضہ وجع المفاصل وغیرہ بیمار ہیں (۵) چودھری خورشید احمد صاحب گھٹیالیاں کی اہلیہ صاحبہ شدید بیمار ہے۔ (۶) منشی عبد اللطیف صاحب سڑوعہ ضلع ہوشیارپور بعارضہ میعادی بخار زیادہ بیمار ہے۔ سب کی صحت کے لئے دُعا کی جائے۔

ایک انگریزی ٹریکٹ محمد شفیع صاحب رکن مجلس خدام الاحمدیہ سیالکوٹ شہر نے ایک ٹریکٹ بزبان انگریزی حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی بعض پیشگوئیوں کے متعلق شائع کیا ہے۔ جو تبلیغی لحاظ سے بہت مفید ہو سکتا ہے۔ احباب اسے انگریزی دان طبقہ میں تقسیم کرنے کے لئے مفت منگوا سکتے ہیں پتہ حسب ذیل ہے۔ محمد شفیع صاحب بجس میکر شیخ پورہ کاٹھیانوالہ سیالکوٹ شہر

دُعائے مغفرت (۱) ڈاکٹر حاجی نواب علی خانصاحب پنشنر مردان کی اہلیہ صاحبہ کا بعمر ۵۵ سال ۲۴ مئی کو انتقال ہو گیا ہے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ احباب مرحومہ کی مغفرت اور بلندی درجات کے لئے دعا فرمائیں۔ خاکسار محمد حسین از مردان (۲) چودھری ظہور احمد صاحب قادیان کے برادر نسبتی چودھری عبد الغنی صاحب اراضی یعقوب سیالکوٹ شہر عین عالم جوانی میں وفات پا گئے ہیں۔ احباب دعائے مغفرت فرمائیں۔

مولوی محمد علی صاحب سے ایک سوال

آجکل غیر مبایعین جنازۂ غیر احمدیان کا جواز حضرت مسیح موعود علیہ السلام اور حضرت خلیفۃ المسیح اول رضی اللہ عنہ کی تحریروں سے ثابت کرنے کی ناکام کوشش کر رہے ہیں۔ کیا آپ نے ۱۹۱۴ء سے پہلے کسی غیر احمدی مولوی کے پیچھے کسی غیر احمدی میت کا جنازہ پڑھا۔ یا آپ نے خود کسی غیر احمدی رشتہ دار یا دوست یا کسی دوسرے آدمی کا جنازہ امام کی حیثیت میں پڑھایا۔ اس کے متعلق حلفیہ بیان پیغام صلح میں شائع فرمائیں۔ عین مہربانی ہوگی۔

احقر محمد ہاشم

ملفوظات حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

خدا تعالیٰ سے سچا تعلق پیدا کرو

"اس شرط سے دین کو قبول نہ کرنا چاہیئے۔ کہ میں مالدار ہو جاؤں گا۔ مجھے فلاں عہدہ مل جائے گا۔ یاد رکھو کہ شرطی ایمان لانے والے سے خدا بیزار ہے۔ بعض وقت مصلحت الٰہی یہی ہوتی ہے۔ کہ دنیا میں انسان کی کوئی مراد حاصل نہیں ہوتی۔ طرح طرح کے آفات، بلائیں، بیماریاں اور نامرادیاں لاحق حال ہوتی ہیں۔ مگر ان سے گھبرانا نہ چاہیئے۔ موت ہر ایک کے واسطے کھڑی ہے۔ اگر بادشاہ ہو جائے گا تو کیا موت سے بچ جائے گا۔ غریبی میں بھی مرنا ہے بادشاہی میں بھی مرنا ہے۔ اس لئے سچی توبہ کرنے والے کو اپنے ارادوں میں دنیا کی خواہش نہ ملانی چاہیئے۔" (البدر جلد ۲ نمبر ۱۴)

خدا کے فضل سے جماعت احمدیہ کی روز افزوں ترقی

اندرون ہند کے مندرجہ ذیل اصحاب ۶ ہجرت سے ۲۲ ہجرت ۱۳۲۰ہش تک حضرت امیرالمومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز کے ہاتھ پر بیعت کر کے داخل احمدیت ہوئے؁

۱۶۴۶۔ رحمت خانصاحب گورداسپور
۱۶۴۷۔ بشیر احمد صاحب جالندھر
۱۶۴۸۔ قائم الدین صاحب کراچی صدر
۱۶۴۹۔ امینہ صاحبہ بمبئی
۱۶۵۰۔ محمودہ بیگم صاحبہ پوری
۱۶۵۱۔ محمد شفیع صاحب سیالکوٹ
۱۶۵۲۔ حاتم علی صاحب بانکی پور پٹنہ
۱۶۵۳۔ چاند النساء صاحبہ ٹپرہ
۱۶۵۴۔ عائشہ صاحبہ ہوشیارپور
۱۶۵۵۔ فاطمہ صاحبہ الہ آباد
۱۶۵۶۔ محمد سلطان صاحب ملتان
۱۶۵۷۔ گل محمد صاحب ٹراونکور
۱۶۵۸۔ انور بیگم صاحبہ کپورتھلہ
۱۶۵۹۔ رحمت علی صاحب احمد آباد
۱۶۶۰۔ برکت علی صاحب گورداسپور
۱۶۶۱۔ خورشید بی بی صاحبہ "
۱۶۶۲۔ ہدایت بی بی صاحبہ گورداسپور
۱۶۶۳۔ منصور احمد صاحب "
۱۶۶۴۔ امید خانصاحب "
۱۶۶۵۔ غوث بی بی صاحبہ "
۱۶۶۶۔ قائم خانصاحب "
۱۶۶۷۔ غلام نبی صاحب سیالکوٹ
۱۶۶۸۔ سردار خانصاحب "
۱۶۶۹۔ رحیم خانصاحب "
۱۶۷۰۔ حسین بی بی صاحبہ سرگودہا
۱۶۷۱۔ حفیظ الرحمٰن صاحب شاہ پور
۱۶۷۲۔ مراد بی بی صاحبہ "
۱۶۷۳۔ مسٹر محمد نصیر صاحب کولمبو
۱۶۷۴۔ الٰہی بخش صاحب پونچھ
۱۶۷۵۔ رستم خان صاحب صالح نگر آگرہ
۱۶۷۶۔ بادامی صاحبہ "
۱۶۷۷۔ محمد حسن صاحب گورداسپور
۱۶۷۸۔ محمد شفیع صاحب "
۱۶۷۹۔ محمد لطیف صاحب گورداسپور
۱۶۸۰۔ قائم محمد صاحب "
۱۶۸۱۔ فقیر محمد صاحب "
۱۶۸۲۔ عبد اللہ صاحب "
۱۶۸۳۔ محمد یعقوب صاحب "
۱۶۸۴۔ میراں بخش صاحب گوجرانوالہ
۱۶۸۵۔ غلام نبی صاحب "
۱۶۸۶۔ عبد العزیز صاحب امرتسر
۱۶۸۷۔ ریشم بی بی صاحبہ سیالکوٹ
۱۶۸۸۔ غلام رسول صاحب ڈلہوزی
۱۶۸۹۔ سلطان احمد صاحب لکھنؤ
۱۶۹۰۔ A. Basa Kuja ٹراونکور
۱۶۹۱۔ Aaisha Kinja ٹراونکور
۱۶۹۲۔ Mariyam Bibi ٹراونکور

اسلام کا ایک نہایت اہم اور ضروری فیصلہ

تہمت لگانے والے کی شہادت کبھی منظور نہ کی جائے

حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز نے بارہا فرمایا ہے کہ جماعت احمدیہ معمولی جماعتوں کی طرح نہیں۔ بلکہ اس کے قیام کی غرض دُنیا کے موجودہ نقشہ کو بدل دینا ہے۔ اسلام کے عقائد پر درحقیقت اتنا حملہ آج کل نہیں ہے جتنا کہ اسلامی شریعت۔ اسلامی طریق اور اسلامی سُنت پر ہے۔ اور چونکہ یہ حملہ نہایت باریک ہوتا ہے۔ پھر اس میں نفس کی سہولت اور آرام کا بھی بہت کچھ دخل ہوتا ہے۔ اس لئے ایسے حملہ کا دفاع نہایت ہی مشکل ہو جاتا ہے۔ چنانچہ اگر ہم غور کرکے دیکھیں۔ تو جہاں احمدیت نے لوگوں کے عقائد میں ایک عظیم الشان تغیر پیدا کر دیا ہے۔ وہاں عملی دُنیا میں تغیر نہایت قلیل نظر آتا ہے۔

عملی تعلیم اور جماعت احمدیہ

پھر حضور فرماتے ہیں:-

"غرض عقائد کے بارے میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے جو تبدیلیاں دُنیا کے سامنے پیش کی تھیں اس زمانہ میں ان کے خلاف نہایت جوش اور غیظ وغضب کا اظہار کیا گیا . . . . . . اور آج کے علماء کو ہم دیکھتے ہیں۔ کہ وُہ اُن تمام باتوں کو مان رہے ہیں۔ اس کے مقابلہ میں جب ہم عمل کو دیکھتے ہیں۔ تو عملی زندگی میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی تعلیم جو ہے۔ وُہ غیر تو غیر اپنی جماعت میں بھی ابھی تک پوری طرح قائم نہیں ہُوئی۔ . . . . . . حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے بہت سے فتاوٰے موجود ہیں مگر کتنے احمدی ہیں۔ جو ان پر عمل کرتے ہیں؟ لفظی طور پر قربانی کا دعوٰے بہت سے لوگ کر بیٹھیں گے۔ لیکن عملی طور پر ان چیزوں کی عظمت کا اقرار کرنے والے اور اپنے عمل سے ثبوت دینے والے بہت کم لوگ نظر آتے ہیں۔ حالانکہ جب تک ہم اس بات میں کامیاب نہیں ہو جاتے۔ دُنیا کے سامنے نمایاں نتیجہ پیش نہیں کر سکتے۔ نمایاں نتیجہ دُنیا کے سامنے اسی صُورت میں ہم پیش کر سکتے ہیں۔ جب عملی زندگی میں ہم اپنے آپ کو اسی دور میں لے جائیں۔ جو آج سے تیرہ سو سال پہلے دُنیا میں جاری ہُوا"

لڑکیوں کو ورثہ کا حصہ دینا

بے شک بوجہ غیر اسلامی حکومت ہونے کے شریعت کے بعض احکام پر عمل نہیں ہو سکتا۔ کیونکہ وُہ موجودہ حکومت کے قوانین میں داخل نہیں۔ اور مسلمانوں کو حکم ہے۔ کہ جس حکومت میں رہیں۔ اس کے قوانین کی اطاعت کریں۔ لیکن کئی ایک باتیں ایسی ہیں۔ جن پر ہم عمل کر سکتے ہیں اور گورنمنٹ ان میں کوئی دخل نہیں دے سکتی۔ ایسے امور میں سے ایک لڑکیوں کو اسلامی شریعت کے مطابق ورثہ سے حصہ دینا ہے۔ جس کا عہد حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ نے اپنی جماعت سے لے چکے ہیں۔

ایک اور حکم

ایک اور ضروری امر کی طرف حضور نے ۲۶- جنوری ۱۹۳۱ء کو سُورۃ نور کا درس دیتے ہُوئے توجہ دلائی تھی۔ اس پر بھی بخوبی عمل کیا جا سکتا ہے۔ بلکہ نہایت ہی ضروری ہے۔ کہ جماعتیں فوراً اس پر عمل شروع کر دیں۔ کیونکہ قرآن کریم کا ہر حکم عمل کے لئے ہے۔ اور کوئی احمدی کسی بظاہر چھوٹے سے چھوٹے حکم کی عظمت کو بھی نظر انداز نہیں کر سکتا۔

یہاں نیروبی میں محترمی سید محمود اللہ شاہ صاحب پریزیڈنٹ جماعت احمدیہ نے حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز کے یہ ملفوظات پڑھوائے۔ اور جماعت کو تلقین کی۔ کہ اگر آئندہ کسی کے متعلق یہ ثابت ہُوا۔ کہ وُہ تہمت کے جُرم کا مرتکب ہُوا ہے۔ تو اس کی شہادت کبھی منظور نہ کی جائے گی۔

حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ نے آیہ کریمہ وَالَّذِينَ يَرْمُونَ الْمُحْصَنَاتِ ثُمَّ لَمْ يَأْتُوا بِأَرْبَعَةِ شُهَدَاءَ فَاجْلِدُوهُمْ ثَمَانِينَ جَلْدَةً وَلَا تَقْبَلُوا لَهُمْ شَهَادَةً أَبَدًا وَأُولٰئِكَ هُمُ الْفَاسِقُونَ کی تفسیر بیان کرتے ہُوئے فرمایا:-

تہمت لگانے والے کے لئے سزائیں

"پہلی سزا جسمانی ہے۔ کہ کوڑے لگائے جائیں۔ دوسری سزا عزت کے لحاظ سے ہے۔ جو کہ جسم سے اوپر درجہ رکھتی ہے۔ کہ کبھی ان کی گواہی منظور نہ کرو۔ اور تیسری سزا رُوحانی ہے۔ کہ خدا کے نزدیک وہ فاسق ہو گئے۔ ایسے لوگوں کے لئے جو دوسروں پر تہمتیں لگائیں خدا تعالےٰ نے یہ تین سزائیں مقرر کی ہیں۔

موجودہ زمانہ میں اس حکم کی بے حُرمتی

یہ حکم اس زمانہ میں خوب یاد رکھنے کے قابل ہے۔ کیونکہ جس قدر بے حُرمتی اور ہتک اس زمانہ میں اس کی ہو رہی ہے۔ اور کسی حکم کی کم ہی ہوتی ہو گی۔ بلا دلیل اور بلا وجہ اور بلا کسی ثبوت کے بے خوف اور بے ڈر ہو کر بلکہ شوق سے کھیل اور تماشہ کے طور پر بے تحاشہ بدکاری کے الزام لگائے جاتے ہیں۔ اور قطعاً اس بات کی پروا نہیں کی جاتی۔ کہ یہ کتنا بڑا گناہ ہے۔ اور خدا تعالےٰ نے اس کی کس قدر سزا مقرر کی ہے۔

کسی پر تہمت لگانے کا نتیجہ

ایسا الزام لگانے والے کے لئے خدا تعالےٰ نے اسّی کوڑے سزا رکھی ہے۔ جو قریب قریب زنا کی سزا کے ہے۔ کہ اس کے لئے سَو کوڑے ہیں لیکن ہو سکتا ہے۔ کہ کوئی سَو کوڑے کھا کے بچ جائے۔ اور اس کے لئے عزت کی سزا کوئی نہیں ہو گی۔ لیکن الزام لگانے والے کے لئے کوڑے کھا لینے کے بعد یہ بھی سزا ہے۔ کہ کبھی اُس کی گواہی مت لو۔ اور یہ سزا ہمیشہ ہمیش کے لئے ہے۔

پھر اسی پر بس نہیں۔ بلکہ سزا اور زیادہ آگے بڑھتی ہے۔ اور وُہ یہ کہ خدا تعالےٰ فرماتا ہے۔ وُہ خدا تعالےٰ کے حضُور فاسق ہو گا۔ اور جسے خدا تعالےٰ فاسق قرار دے۔ اس کے متعلق یہ نہیں کہا جا سکتا۔ کہ مومن متقی ہے۔ یونہی خدا نے اس کا نام فاسق رکھ دیا ہے۔ بلکہ اس کا مطلب یہ ہے۔ کہ الزام لگانے والا شخص خود بدکار ہو جائے گا۔ کیونکہ خدا تعالےٰ یونہی کسی کا نام نہیں رکھتا۔ بلکہ جو کسی کا نام رکھتا ہے۔ اس کے مطابق اس میں صفات بھی پیدا کر دیتا ہے۔ خدا جس کو دلیر کہتا ہے اگر وُہ دلیر نہ بھی ہو۔ تو بھی ہو کر رہتا ہے۔ خدا جس کو متقی کہتا ہے۔ وُہ اگر متقی نہ ہو۔ تو بھی متقی ہو کر رہتا ہے۔ اسی طرح خدا تعالےٰ جس کو فاسق کہتا ہے۔ وہ اگر پہلے فاسق نہ ہو۔ تو فاسق بن جاتا ہے۔ اور دُنیا دیکھتی ہے۔ کہ جو الزام اس نے کسی پر لگایا تھا۔ اُس کا وُہ خود مصداق بن جاتا ہے۔

اتہام لگانے والے کی گواہی کبھی نہ سُنی جائے

یہ کوئی معمولی سزا نہیں ہے۔ بلکہ خدا تعالےٰ فرماتا ہے۔ اُولٰئِكَ هُمُ الْفَاسِقُونَ۔ جو لوگ دوسروں پر الزام لگائیں گے۔ وُہ خود ایسے ہی ہو جائیں گے۔ جس قسم کا الزام لگائیں گے۔ یہی وجہ ہے۔ کہ چونکہ اس زمانہ میں اتہام کثرت سے لگائے جاتے ہیں۔ اس لئے سوسائٹی کی حالت دن بدن خراب۔ اور بدتر ہوتی جا رہی ہے۔ کیونکہ جو لوگ اتہام لگاتے ہیں۔ وُہ خود اس کا شکار ہو جاتے ہیں۔ یہ عیب ہماری جماعت میں بھی موجود ہے۔ بڑی دلیری سے اتہام لگا دیتے ہیں۔ اور ایسی چھوٹی چھوٹی باتوں پر بنیاد ہوتی ہے۔ کہ کوئی عقلمند سمجھ ہی نہیں سکتا۔ کہ کس طرح ان کی وجہ سے اتہام لگایا جا سکتا ہے۔

لوگ صرف اس لئے اس جرم کا ارتکاب کرتے ہیں۔ کہ اسّی کوڑے نہیں لگتے۔ حالانکہ یہ تو اس جرم کی ادنےٰ سزا ہے۔ اس زمانہ میں گو اسّی کوڑے نہیں لگائے جاسکتے۔ کیونکہ یہ موجودہ حکومت کے قوانین میں داخل نہیں۔ اور مسلمانوں کو حکم ہے کہ جس حکومت میں رہیں۔ اس کے قوانین کی اطاعت کریں۔ لیکن اگلی دوسزائیں تو اب بھی جاری ہیں۔ اب بھی اگر کوئی شخص ایسا ہو جس نے کسی پر اتہام لگایا ہو۔ تو شرعی محاکمات میں اس کے متعلق یہی فیصلہ ہوگا۔ کہ اس کی گواہی کبھی نہ سنی جائے۔ ہم نے محکمہ قضا بنا دیا ہے۔ اب جس کے متعلق ثابت ہو جائے گا۔ کہ اس نے اتہام لگایا ہے۔ اس کی نسبت ہمارا یہی فرض ہوگا۔ کہ اس کی گواہی رد کر دیں۔ یہ سزا تو ہمارے قبضہ اور اختیار میں ہے، اس لئے یہ بھی قائم ہے۔ اور دوسری سزا خدا نے اپنے اختیار میں رکھی ہے اور اس کو بھی کوئی گورنمنٹ روک نہیں سکتی۔ کہ ایسا شخص خود فاسق ہو جائیگا۔ ...... اصل میں اس قسم کے اتہام کو بہت بڑی اہمیت دی گئی ہے۔ اور اس قدر اہمیت دی گئی ہے۔ کہ الزام کے سچا ہونے کے باوجود بھی اگر کوئی چار گواہ نہیں لاتا۔ تو وہ مجرم ہے ایسا کیوں کیا گیا ہے۔ اس کی وجہ یہ ہے۔ کہ اگر ایسے اتہاموں کو اس قدر سختی کے ساتھ نہ روکا جاتا تو بہت بڑی تباہی پیدا ہو جاتی۔ اور امن کا قیام ایک اس وجہ سے بھی مشکل ہو جاتا۔ کہ لوگ اتہام لگانے میں بہت جرأت کرتے۔

دفتر قضا کا فرض

پس یہ حکم خصوصیت کے ساتھ یاد رکھنا چاہیئے۔ قادیان والوں کو بھی اور باہر کے لوگوں کو بھی۔ اب تو قضا کا دفتر ہے۔ پہلے اس جرم کا ارتکاب کرنے والے کا پتہ نہ لگتا تھا۔ مگر اب آسانی کے ساتھ پتہ لگ سکیگا۔ اور ایسے آدمی کو سزا دی جائے گی۔ لوگ کہتے ہیں کہ اس دفتر کا کیا فائدہ ہے۔ اگر اور کوئی فائدہ نہ بھی ہو۔ تو یہی بہت بڑا فائدہ ہے کہ اتہام لگانے والوں پر اس دفتر میں جرح ہوگی۔ ان سے ثبوت مانگا جائے گا۔ اور اگر وہ ثبوت نہ دے سکیں گے۔ تو ان کو وہ سزا دی جائے گی۔ جو ہمارے اختیار میں ہے۔ اور اس طرح انہیں دوسروں کی عزت و آبرو کا احترام کرنا پڑے گا۔ ......

صحابہ کے وقت احتیاط

صحابہ کے وقت کسی پر اتہام لگانے کے متعلق اس قدر احتیاط کی جاتی تھی کہ حضرت عمرؓ نے فرمایا۔ اگر کوئی کسی کو اس قسم کی گالی بھی دے گا۔ تو میں اس کو حد لگاؤں گا۔ مثلاً کوئی کسی کو زانیہ کا بیٹا کہتا تو اس کو سزا دی جاتی۔ مگر آج کل اندھا دھند الزام لگائے جاتے ہیں۔ اور بغیر کسی ثبوت کے لگائے جاتے ہیں۔ حالانکہ شرعی طور پر اگر ایک چھوڑ دو بلکہ تین چشم دید گواہ ہوں۔ تو بھی کسی کے لئے جائز نہیں۔ کہ ایسی بات بیان کرے۔ اگر مشہور بدچلن ہوں۔ مثلاً کنچنی ہے کوئی کہے میں نے فلاں کو اس کے پاس دیکھا تھا۔ تو اس پر قذف کی حد نہیں لگے گی ......

توبہ سے معافی

بعض فقہاء کہتے ہیں (الا الذین تابوا من بعد ذالک واصلحوا فان اللہ غفور رحیم کے ماتحت) اس طرح کرنے پر ان کو فاسقوں سے نکال دیا گیا ہے۔ کہ وہ فاسق نہیں ہونگے اور بعض کہتے ہیں۔ کہ اس طرح ساری سزا معاف کر دی گئی ہے۔ اور بعض کہتے ہیں کہ شہادت قبول نہ کرنے اور فاسق ہو جانے کی جو سزا تھی اس سے بچا لیا گیا ہے۔ یعنی اگر حکومت کا قاضی فیصلہ کردے۔ کہ فلاں نے اپنی غلطی پر ندامت کا اظہار کیا ہے۔ اور آئیندہ ایسا نہ کرنے کا عہد کرتا ہے۔ اور اپنی اصلاح کر لی ہے۔ تو اجازت ہے کہ اس کی شہادت قبول کی جائے۔ اور خدا اسے فاسق ہونے سے بچا لے گا۔ میرے نزدیک یہی بات درست ہے کہ بدنی سزا سے تو نہیں بچایا جائے گا۔ البتہ دوسری سزائیں اللہ تعالےٰ معاف کر دیگا۔

سبحان اللہ یہ اقتباسات کس قدر لطیف اور پُر معارف ہیں۔ اللہ تعالےٰ کی کروڑوں کروڑ برکات اور نصرتیں ہمارے پیارے امام کے شامل حال ہوں جس کے انفاس قدسیہ سے ہمیں اللہ تعالےٰ کا صحیح منشاء معلوم ہوتا ہے۔ اب یہ ہمارا کام ہے۔ کہ ان احکام پر عمل پیرا ہو کر فائدہ اٹھائیں۔ اور دین کو از سر نو زندہ اور شریعت کو قائم کر دیں ؎

ہے عمل میں کامیابی موت میں ہے زندگی
جا لپٹ جا لہر سے دریا کی کچھ پروا نہ کر

خاکسار محمد شریف سیکرٹری تبلیغ نیروبی

مسئلہ کفر و اسلام اور مولوی محمد علی صاحب

مولوی محمد علی صاحب نے ایک ٹریکٹ بنام "ہمارے عقائد اور ہمارا کام" شائع کیا ہے جس میں آپ نے ایک عنوان "کافر کون ہے اور مسلمان کون ہے؟" مقرر فرمایا ہے۔ اس کے ماتحت مولوی صاحب نے اپنی جماعت اور غیر احمدیوں کے عقائد و اعمال کا موازنہ کر کے عمدہ پیرایہ میں فیصلہ کر دیا ہے۔ کہ غیر احمدی کافر ہیں اور مولوی محمد علی صاحب کے ساتھی مسلمان۔ مولوی صاحب کے الفاظ یہ ہیں۔

"ہم خدا کی توحید کے قائل۔ محمد رسول اللہ صلعم کی رسالت کے قائل۔ قرآن کریم کے ایک ایک حرف اور ایک ایک شوشہ پر ہمارا ایمان۔ ہم رسول اللہ صلعم کی ختم نبوت کے قائل۔ اس بات کے قائل کہ آپ کے بعد نہ نیا نبی آسکتا ہے نہ پرانا۔ اور جو شخص آپ کے بعد نبوت کا دعوےٰ کرے وہ کافر و کذاب ہے۔ ہم ان تمام عقائد کے قائل جو اہلسنت والجماعت کے نزدیک مسلم ہیں۔ ہم کسی کلمہ گو کو کافر نہیں کہتے۔ خواہ وہ کسی فرقہ سے تعلق رکھتا ہو۔ ہم تمام صحابہ اور تمام بزرگان دین اور تمام ائمہ کا احترام کرتے ہیں خواہ وہ اہلسنت کے امام ہوں یا اہل تشیع کے۔ ان عقائد کے رکھتے ہوئے اور اسلام کو دنیا کے کناروں تک پہنچانا اپنی زندگیوں کا مقصد قرار دیتے ہوئے تثلیث کے مرکزوں میں مسجدیں بناتے ہوئے قرآن کریم کے ترجمے کر کے ان مقامات میں پہنچاتے ہوئے جہاں آج تک یہ پیغام حق نہیں پہنچا۔ ان عقائد اور اس کام کے ساتھ ہم کافر؟ اور حضرت عیسےٰ کو دو ہزار سال سے زندہ بجسدہ العنصری آسمان پر بٹھا کر۔ الآن کما کان کا مصداق بنا کر اور خالق کی صفات میں شریک ٹھہرا کر اور حضرت عیسےٰ جیسے ایک نبی اللہ کو ختم نبوت کے بعد لا کر۔ اور ختم نبوت کے عملاً منکر ہو۔ تبلیغ اسلام کے فریضہ سے قطعاً لاپرواہ رہ کر۔ انبیاء علیہم السلام کو طرح طرح کے گناہوں کے مرتکب ٹھہرا کر۔ قرآن کریم کی کئی سو آیات کو منسوخ سمجھتے ہوئے اسلام کے بزور شمشیر پھیلنے کی تائید کرتے ہوئے اور کلمہ گوؤں کی تکفیر کرتے ہوئے بلکہ بعض ان میں سے صحابہ رضی اللہ عنہم کو مرتد اور منافق ٹھہراتے ہوئے یہ مسلمان؟ الیس منکم رجل رشید" (صفحہ ۱۸۔۱۹) اس عبارت میں مولوی صاحب نے اپنی پارٹی اور غیر احمدیوں کے عقائد و اعمال میں نمایاں فرق بلکہ تضاد ثابت کیا ہے۔ چونکہ اس تضاد کے ہوتے ہوئے دونوں گروہوں پر ایک فتوےٰ صادر نہیں ہوسکتا۔ اس لئے مولوی صاحب موصوف نے استفہام انکاری کے طریق پر اپنے کافر ہونے اور غیر احمدیوں کے مسلمان ہونے کا انکار کیا ہے۔ یعنی آپ نے غیر احمدیوں کو انکے عقائد و اعمال کی بنا پر کافر کہا ہے اور اپنی جماعت کو اس کے عقائد و اعمال کی بنا پر مسلمان بتایا ہے ان عقائد اور اعمال کے باعث جو مولوی صاحب نے غیر احمدیوں کی طرف منسوب کئے ہیں۔ غیر احمدیوں کو مسلمان ماننے کے لئے تیار نہیں۔ یہ عقائد اور یہ اعمال مولوی صاحب کے نزدیک ان کی جماعت اور غیر احمدی کلمہ گوؤں میں حد فاصل ہیں۔ مولوی صاحب نے اس بیان میں اپنے ساتھیوں کے جن کارناموں کا ذکر فرمایا ہے۔ میں اس وقت ان پر بحث کرنا نہیں چاہتا۔ میں مولوی صاحب کی اس عبارت کو ان کے دل کی آواز اور مسئلہ کفر و اسلام میں ایک فیصلہ کن تحریر کی حیثیت میں پیش کر رہا ہوں۔ مولوی صاحب کے نزدیک ان عقائد و اعمال کی موجودگی میں غیر احمدیوں کا کفر اور مولوی محمد علی صاحب کے رفقاء کا اسلام ایسا بیّن امر ہے۔ کہ کوئی سمجھدار انسان اس کا انکار نہیں کر سکتا۔ میں غیر مبایع اصحاب سے دریافت کرتا ہوں۔

(۱) کیا یہ تحریر مولوی محمد علی صاحب کی ہے یا نہیں۔
(۲) کیا اس میں مولوی محمد علی صاحب نے اپنے

امریکہ میں مبلغ اسلام کا تبلیغی دورہ

ایک نومسلم ابوالکلام صاحب پٹسبرگ سے اپنے خط مورخہ ۱۸ اپریل میں لکھتے ہیں۔ صوفی ایم۔ آر۔ بنگالی ایم۔ اے مبلغ اسلام پھر یہاں ہمارے پاس آئے ہوئے ہیں۔ اشاعت اسلام کے لئے آپ کی سرگرمی موجب مسرت ہے۔ ۱۸ اپریل ۱۹۴۱ء بروز جمعہ آپ نے خطبہ پڑھا جس میں ہمارے سامنے گزشتہ سال کے کام کا سرسری سا خاکہ پیش کیا۔ آپ نے فرمایا۔ تحریک جدید میں امریکن احمدیوں نے قابل ذکر حصہ لیا ہے۔ اس عرصہ میں ہمارا لٹریچر کا کام خاص طور پر قابل ذکر ہے مسلم سنرائز بھی باقاعدہ جاری رہا ہے۔ ٹریکٹ Tomb of Jesus بکثرت سے تقسیم کیا گیا ہے۔ یہاں سے بہت باہر سے اس کے متعلق لوگوں کی طرف سے کئی استفسارات آئے۔ اسلامی کلمات کی اشاعت تعلیمی اور تبلیغی دونوں لحاظ سے بہت مفید ثابت ہوئی ہے گذشتہ سال بہت سا کام تبلیغی تیاریوں کے سلسلہ میں لمبے سفروں۔ اخبارات اور اشتہارات کے ذریعہ کیا گیا ہے۔ جس کا نتیجہ یہ ہے۔ کہ مشنوں میں پہلے سے بہتر سپرٹ پیدا ہو گئی ہے۔ اور یہ کام ان سب مشکلات کے باوجود کیا گیا ہے۔ جو ایک آدمی کو اس قدر مختلف نوعیتوں کے کام۔ اس قدر وسیع علاقہ میں کرتے ہوئے پیش آنی لازمی ہیں اس خطبہ کے دوران میں حاضرین نے کام کی اہمیت کو پوری طرح محسوس کیا۔ اور اسے ترقی دینے کے لئے عزائم میں اور پختگی آ گئی۔

صوفی صاحب نے نماز پڑھانے کے بعد دفتا میں اشاعت اسلام کے متعلق گفتگو کی۔ اور مرکز سے موصول شدہ ایک بہت مؤثر البم بھی دکھایا۔ آپ کی گفتگو سے ہم یوں محسوس کر رہے تھے۔ کہ گویا دنیا کی از سر نو تعمیر کا کام ہمارے سپرد ہوا ہے۔ اور کہ ہم مختلف ممالک کے احمدی بھائیوں اور بہنوں کی پر امن صحبت میں ہیں بدھ کی رات کو صوفی صاحب نے درس قرآن کریم دیا۔ اور تعلیم کے لئے ایک مجوزہ سکیم کا خاکہ پیش کیا۔ آپ نے بتایا۔ کہ آپ کی اہلیہ محترمہ موسم گرما کی تعطیلات میں عورتوں کی تعلیم کا کام کرنے لگ جائیں گی۔

اتوار کی صبح کو ہم جناب صوفی صاحب کو اپنے سکول میں پا کر بہت محظوظ ہوئے تلاوت قرآن کریم کے متعلق آپ نے بعض ہدایات دیں۔ اور تحریک جدید کے لئے اپیل کی۔ دوستوں نے اس کے لئے وعدے کئے۔ اسی رات کو یوم النبی منایا گیا۔ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی حیات طیبہ کے مختلف پہلوؤں پر مضامین پڑھے گئے۔ صوفی صاحب نے خود بھی لیکچر دیا۔ جس میں دنیا کی عام حالت پر تبصرہ کرتے ہوئے بتایا۔ کہ موجودہ حالات خدا تعالےٰ کی ناراضگی کا ثبوت ہیں۔ اور ظاہر کرتے ہیں۔ کہ دنیا پر غضب الہٰی پوری شدت کے ساتھ بھڑکا ہوا ہے۔ مگر میں پر امید ہوں۔ مجھے ظلمت کے بادلوں کے پیچھے روشنی دکھائی دے رہی ہے۔ اور عنقریب آفتاب اسلام دنیا میں ایک نیا نظام قائم کر دے گا۔ آپ نے فرمایا۔ اس وقت دنیا کے سامنے نہایت اہم مسائل ہیں۔ کئی لوگ انہیں حل کرنے میں لگے ہوئے ہیں۔ مگر کامیاب نہیں ہو سکتے خدا تعالےٰ اس وقت موجودہ شیطانی نظام کو درہم برہم کر دینے کا فیصلہ کر چکا ہے۔ اور اسلامی بادشاہت کے قیام کی تیاریاں ہو رہی ہیں۔ آپ نے تفصیل کے ساتھ بتایا۔ کہ کس طرح اسلام ان تمام مسائل کو کامیابی کے ساتھ حل کرتا ہے۔ آخر میں آپ نے کہا کہ دنیا کی نجات کا راز صرف آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے لائے ہوئے مذہب کی پیروی میں مضمر ہے۔ جیسا کہ اس زمانہ کے مامور حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے بیان فرمایا ہے۔

صوفی صاحب کا یہ دورہ ہمارے لئے بہت برکات کا موجب ہوا ہے۔ آپ نے از سر نو ہمارے مردہ دلوں میں امید کی شعاع پیدا کر دی۔ اور ہماری روحانیت کو بیدار کر دیا ہے۔ اور ہم خدا تعالےٰ پر بھروسہ رکھتے ہوئے اپنے کام کو ترقی دینے کے لئے کمربستہ ہو گئے ہیں۔

دو شنبہ کی رات کو ہم نے صوفی صاحب سے آئندہ سال کے کام کے متعلق گفتگو کی۔ سہ شنبہ کی شام کو آپ یہاں سے روانہ ہو گئے۔ اور ینگس ٹاؤن۔ کلیولینڈ۔ ڈیٹن۔ اور انڈیانا پولس سے ہوتے ہوئے شکاگو پہونچیں گے ؎

تبلیغ اندرون ہند

مختلف مقامات میں تبلیغ احمدیت

ضلع پشاور

مولوی چراغ الدین صاحب مبلغ صوبہ سرحد نے ۱۰ مئی تا ۱۴ مئی بشیخ محمدی۔ اچینی پایاں اچینی بالا کا تبلیغی دورہ کیا۔ اچینی پایاں میں نئی جماعت قائم ہوئی ہے۔ وہاں کے عہدیداران کو ضروری ہدایات دیں درس قرآن دیا۔ ایک غیر احمدی مولوی صاحب سے وفات مسیحؑ۔ علامات مسیحؑ اور صداقت حضرت مسیح موعود علیہ السلام پر گفتگو کی۔ اچینی بالا میں تین گھنٹہ وفات مسیح پر کامیاب مناظرہ کیا۔ غیر احمدی مولوی ہمارے مبلغ کے دلائل سے تنگ آ کر دوران مناظرہ میں ہی چلا گیا۔ اس کے علاوہ بیس اصحاب سے انفرادی ملاقات کر کے پیغام حق پہونچایا۔

گریڈیہ (بہار)

محمد عثمان صاحب سکرٹری گریڈیہ بہار سے تحریر فرماتے ہیں۔ مولوی عبدالمالک خانصاحب مبلغ یو۔ پی یہاں تشریف لائے ایک جلسہ ۱۰ اپریل ۱۹۴۱ء کو کیا گیا۔ جس میں عورتیں بھی شامل ہوئیں۔ ۱۱۔۱۲ اپریل کو جلسہ تھا۔ پہلے دن مولوی صاحب نے "اسلام اور بانی اسلام کے عورتوں پر احسانات" پر روشنی ڈالی۔ اور تعدد ازدواج کے مسئلہ پر غیر مذاہب کے اعتراضات کے جواب دئیے۔ دوسرے دن کی تقریر "اسلام ہی زندہ مذہب ہے" میں آپ نے ثابت کیا۔ کہ دنیا کا آئندہ مذہب اسلام ہو گا۔ تیسرے دن موجودہ جنگ کی طرف لوگوں کو توجہ دلائی۔ اور بتایا کہ اگر لوگ حقیقی آزادی چاہتے ہیں۔ تو اسلام کے اصول پر کاربند ہوں۔ یہ جلسہ ایک کانگرسی لیڈر کی زیر صدارت ہوا۔

ہمارے جلسہ کے کئی دن بعد دیوبندی مولوی صاحب نے اپنی مسجد میں جلسہ کیا جب وہ ہمارے خلاف تقریر کرنے لگے تو حاضرین نے شور مچا دیا۔ کہ ہم تقریر نہیں سننا چاہتے۔ خدا تعالےٰ نے ان کو ہر طرح ذلیل کیا۔

مالابار

مولوی عبد اللہ صاحب مولوی فاضل مبلغ نے ماہ اپریل میں ریاست ٹراونکور کے مختلف شہروں کا دورہ کیا۔ جن میں علاوہ ترجمتی تقریروں کے آپ نے کوئلون کے وائی۔ ایم۔ سی۔ اے کے وسیع احاطہ میں "مذاہب اور امن عالم" "حضرت عیسیٰ جاری تعالےٰ" اور "اسلام" پر کامیاب تقریریں کیں۔ کروناگہ پلی کے تین مختلف محلوں میں آٹھ تقریریں۔ اور آدی ناڈ کے دو محلوں میں چار لیکچر دئیے۔ ایک غیر احمدی مولوی سے تبادلہ خیالات کیا۔

کروناگہ پلی کے احمدی احباب نے جماعت کے استعمال کیلئے ایک ہال بنانے کی تجویز کی۔ جس پر ایک دوست نے ایک قطعہ زمین اس غرض کے لئے پیش کیا۔ اور تمام دوستوں نے اپنی حیثیت کے مطابق اس کے لئے مدد دینے کا وعدہ کیا۔ نیز ایک دوست نے ایک قطعہ زمین قبرستان کے طور پر استعمال کرنے کے لئے جماعت کو ہبہ کرنے کا وعدہ کیا۔ اس ماہ میں سات افراد سلسلہ احمدیہ میں داخل ہوئے۔ خدا ان کو استقامت عطا فرمائے۔ علاوہ ازیں آپ نے خاص کا ٹیکٹ

ایک مخلص احمدی نوجوان کی میدانِ جنگ میں وفات

نیروبی ۱۴ر مئی (بذریعہ ڈاک) پرسوں شام مقامی انجمن احمدیہ کے نام محکمہ فوج کی طرف سے ایک تار موصول ہؤا۔ جس میں برادرم عبدالمالک صاحب کے فوت ہونے کی المناک خبر درج تھی۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ دوسری صبح یہ خبر سیّدنا حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ تعالےٰ کی خدمت اقدس میں بذریعہ تار بھیج دی گئی۔ اور نماز جنازہ کی درخواست کی گئی۔ مرحوم کی وفات کے تفصیلی حالات تو معلوم نہیں ہوئے۔ لیکن اتنا علم ہؤا ہے۔ کہ موت گولی لگنے سے واقع ہوئی ہے۔ اس افسوس ناک خبر سے نیروبی کی جماعت کے تمام افراد کو بہت صدمہ پہنچا ہے۔ مرحوم جماعت نیروبی میں بہت ہی ہر دلعزیز تھے۔ اور ہر شخص آپکو محبت کی نظر سے دیکھتا تھا۔ مرحوم بالکل نوجوان تھے۔ عمر پچیس سال کے قریب ہوگی۔ آپ ضلع گورداسپور کے موضع ادجلہ کے باشندہ تھے۔ اور عبدالغنی صاحب کے بیٹے تھے۔ نہایت نیک اوصاف کے مالک تھے۔ احمدیت کے فدائی اور سیّدنا حضرت خلیفۃ المسیح کے شیدائی تھے۔ حضور کے ہر حکم پر لبیک کہتے اور دل وجان سے تعمیل کی کوشش کرتے۔ تبلیغ کا شوق درجۂ جنون کو پہنچا ہؤا تھا۔ خدمت دین کا کوئی موقعہ ہاتھ سے نہ جانے دیتے۔ ہر قسم کی قربانیوں میں سبقت لے جانے والوں میں سے تھے۔ نوجوانوں کے لئے ان کا عملی نمونہ قابل رشک تھا۔ نظام سلسلہ کا احترام ان کے دل میں حد درجہ تھا۔ حقیقی اطاعت اور فرمانبرداری کی روح ان میں کوٹ کوٹ کر بھری ہوئی تھی۔ مجلس خدام الاحمدیہ کے ایک نہایت ہی سرگرم اور باعمل رُکن تھے۔ چنانچہ خدام الاحمدیہ کے گذشتہ سے پیوستہ مقامی سالانہ اجلاس کے موقعہ پر ان کی عملی جدوجہد اور نیک نمونہ کے اعتراف میں بالاتفاق آپ کو بہترین خادم قرار دے کر انعام دیا گیا۔ اس نوعمری کی حالت میں التزام کے ساتھ نماز تہجد ادا کرتے اور بہت دعائیں کرتے۔

جب تحریک جدید کے سلسلہ میں سیّدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ نے ارشاد فرمایا۔ کہ بیکار نوجوان باہر نکل جائیں تو اس حکم کو سنتے ہی فوراً گھر سے روانہ ہوگئے۔ ایک دو ساتھیوں کی معیت میں برما کا عزم کیا۔ اس سفر میں ان کو بہت سی تکالیف برداشت کرنی پڑیں۔ حتّٰی کہ پا پیادہ کئی سو میل کا سفر کیا۔ آپ حد درجہ غیرت مند تھے۔ اور کبھی کسی کے سامنے دست سوال دراز نہ کرتے۔ اس سفر میں کئی بار ایسا ہؤا۔ کہ خرچ کے لئے پاس کچھ نہ رہا۔ ایسی حالت میں انہوں نے نہ تو والدین کو تکلیف دی۔ اور نہ ہی کسی دوسرے سے مدد مانگی۔ بلکہ محنت کر کے زادِ راہ پیدا کیا۔ ایک دفعہ برما میں ان کے پاس کچھ نہ رہا۔ تو ایک ٹھیکہ دار کے پاس مزدوری کا کام شروع کر دیا۔ اور کئی دن یہ مشقت کا کام کر کے روپیہ پیدا کیا۔ مشرقی افریقہ میں بھی آپ نے یہی نمونہ دکھایا۔ بیکار رہنے سے آپ کو حد درجہ نفرت تھی۔ یہاں آپ نے کئی کام کئے۔ معمولی تنخواہ بھی منظور کر لی۔ مگر بے کار نہ رہے۔ باوجود اس ملک میں اجنبی ہونے کے خود اپنی کوشش سے کام تلاش کرتے رہے۔ نیروبی میں آکر ملازم ہونے کے بعد پہلا کام آپ نے یہ کیا۔ کہ ⅑ حصہ آمد کی وصیت کر دی۔ اور اس عہد کو نہایت سرگرمی اور احتیاط سے نبھایا۔ فوت ہونے کے وقت آپ محکمہ فوج میں کلرک تھے۔ نیروبی کے تمام افراد کو اس نیک بھائی کی اچانک موت سے بہت صدمہ پہنچا ہے۔ اور ہم سب قلب صمیم سے دعا کرتے ہیں۔ کہ اللہ تعالےٰ ہمارے اس مرحوم بھائی کو اپنی رحمت کے آغوش میں لیلے اور اسکی روح پر اپنی برکات اور انوار کے دروازے کھولدے۔ نیز ہم دعا کرتے ہیں کہ اللہ تعالےٰ مرحوم کے رنجور والدین اور بھائی بہنوں اور دوسرے عزیزوں کو صبر جمیل عطا فرمائے۔ جس محنت اور شفقت سے انکے والدین نے انکی نہایت عمدہ رنگ میں تربیت کی تھی۔ اللہ تعالےٰ انہیں اس کا اجر دے۔

محمد اکرم خاں قائد مجلس خدام الاحمدیہ نیروبی کینیا

پراوِنشل انجمن احمدیہ صوبہ سرحد کا ضروری اعلان

دربارہ انتخاب پراونشل امیر

صوبہ سرحد کی تمام انجمنوں کو اطلاع دی جاتی ہے۔ کہ وہ اپنے اپنے حلقہ کے تمام چندہ دہندگان وصحابہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام وساٹھ سال سے زیادہ عمر والے احمدی احباب کی علیحدہ علیحدہ فہرستیں تیار کر کے میرے نام ارسال کریں۔ بموجب اعلان مرکز مندرجہ اخبار "الفضل" مورخہ ۳۰ رامان ۱۳۲۰ہش مطابق ۳۰ رمارچ ۱۹۴۱ء۔ چندہ دہندگان سے مراد وہ اصحاب ہیں۔ جو اپنا چندہ باقاعدگی کے ساتھ ادا کرتے ہیں۔ اور جن کے ذمہ چھ ماہ سے زائد عرصہ کا بقایا نہ ہو۔ اور یہی شرط صحابہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام پر عائد ہوگی۔ تفصیل کے لئے اخبار مذکور کا صفحہ ملاحظہ فرمادیں۔ اب جبکہ مقامی انجمنوں کے بجٹ تیار ہو چکے ہیں۔ ایسی فہرستوں کے تیار کرنے میں کوئی دِقت نہ ہوگی۔ اِس لئے اس اعلان کے شائع ہونے سے دس یوم کے اندر اندر تمام فہرستیں تیار کر کے مندرجہ ذیل پتے پر ارسال کر دیں۔ یہ ضرورت اس لئے محسوس ہوئی ہے۔ کہ تمام چندہ دہندگان وغیرہ مجلس انتخاب کے ممبران کا انتخاب کریں گے۔ اور بعد ازاں انکے ذریعہ پراونشل امیر کا جدید انتخاب حسب الحکم مرکز عمل میں لایا جاویگا۔ پس انجمنیں یاد دہانیوں اور بے قاعدہ خط وکتابت میں وقت ضائع نہ کریں۔ اور اس امر کی طرف فوری توجہ دے کر مطلوبہ فہرستیں بھجوانے کی سعی کریں۔

خاکسار مرزا غلام حیدر وکیل جنرل سکرٹری پراونشل انجمن احمدیہ صوبہ سرحد مقام نوشہرہ چھاؤنی

امتحان "توضیح مرام"

خدا تعالےٰ نے اپنی سنت قدیمہ کے مطابق سیّدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصَّلوٰۃ والسَّلام کو مخلوق خداوندی کی بہتری اور بہبودی کے لئے مبعوث فرمایا۔ حضورؑ کی بعثت کا مقصد حضور کے الہام يحي الدين ويقيم الشريعة میں مضمر ہے۔ حضورؑ نے اسلامی دنیا کو اسلام کے مغز سے آگاہ فرمایا۔ اور شریعت اسلامیہ کو محکم بنیادوں پر از سرِ نو قائم فرمایا۔ حضورؑ نے اپنی تمام زندگی روحانی جہاد میں صرف فرمائی۔ اور بیش بہا خزائن پر مشتمل کتب کا ایک عظیم الشان خزانہ چھوڑا ہے۔ جس سے استفادہ کر کے انسان اپنی روحانی تشنگی کو بجھا سکتا ہے۔ جماعت احمدیہ کے افراد کے لئے حضور کی کتب کو پڑھنا ازبس ضروری ہے۔ تا وہ ادیان باطلہ کا مقابلہ کرنے کے لئے سینہ سپر ہو سکیں۔

اس ضرورت کو مدنظر رکھتے ہوئے مجلس خدام الاحمدیہ ہر تین ماہ کے بعد حضرت اقدس علیہ الصلوٰۃ والسّلام کی ایک کتاب کا امتحان لیتی ہے۔ جیسا کہ قبل ازیں اعلان کیا جا چکا ہے۔ اس سلسلہ کا پانچواں امتحان انشاء اللہ ۶ر وفا (جولائی) کو "توضیح مرام" کا ہوگا۔ اس اعلان کے ذریعہ میں احباب جماعت سے استدعا کرتا ہوں۔ کہ وہ اس امتحان میں بکثرت شامل ہو کر آسمانی مائدہ کو حاصل کریں۔ اور خدا تعالےٰ کے بڑھتے ہوئے فضلوں کے وارث ہوں۔ قائدین اور زعماء کرام کی خدمت میں گذارش ہے۔ کہ وہ اپنی اپنی جگہ وسیع طور پر پروپیگنڈا کر کے تمام خواندہ احباب اور خواتین کو امتحان میں شمولیت کے لئے آمادہ کریں اور جلد از جلد شامل ہونے والوں کی فہرستیں معہ فیس داخلہ ارسال فرمادیں۔

مہتمم تعلیم مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ

مفت سندھی لٹریچر۔ ایسے سندھی احباب کیلئے جو تبلیغ کا شوق رکھتے ہیں۔ لیکن سندھی لٹریچر ان کے پاس نہیں۔ اعلان کیا جاتا ہے۔ کہ صرف محصول ڈاک بھیجکر "ایک عظیم الشان صداقت"

تقرر عہدہ داران جماعتہائے احمدیہ

مندرجہ ذیل عہدیداروں کو تاریخ اعلان سے ۳۰ اپریل ۱۹۴۴ء تک کیلئے منظور کیا جاتا ہے۔

ناظر اعلےٰ قادیان

سری نگر

سکرٹری بیت المال — مولوی احمداللہ صاحب مولوی فاضل
آڈیٹر و محاسب — خلیفہ عبدالرحمن صاحب
سکرٹری نشرواشاعت — ماسٹر محمد حیات صاحب
امور عامہ — خواجہ غلام نبی صاحب گلکار

دھرم کوٹ بگہ (گورداسپور)

سکرٹری — منشی عبدالغنی صاحب
نائب سکرٹری — شیخ محمد جان صاحب
سکرٹری تعلیم و تربیت — شیخ ظہورالدین صاحب
" تبلیغ — مرزا غلام مصطفےٰ صاحب
محصل — شیخ ظہورالدین صاحب

احمدی پاڑا

پریذیڈنٹ — منشی عبدالکریم صاحب
سکرٹری مال — میاں چاند صاحب
" تبلیغ
" تعلیم و تربیت
" امور عامہ
" امور خارجہ
} ماسٹر عبدالمالک صاحب

رنگون

پریذیڈنٹ — میاں محمد افضل صاحب
فنانشل سکرٹری — محمد ابراہیم صاحب
محاسب — شیخ محمد سعید صاحب
سکرٹری تبلیغ — خواجہ محمد سعید صاحب
سکرٹری تعلیم و تربیت — ای۔ محمد کنجی صاحب E. Mohd Cunji جمعہ.
آڈیٹر
سکرٹری تحریک جدید
} ملک عبداللہ خان صاحب

بھیرہ

سکرٹری امور عامہ — ماسٹر محمد فضل الٰہی صاحب
" مال — میاں عطاء الرحمن صاحب
" تبلیغ — میاں عبدالرشید صاحب
محاسب — " "
سکرٹری تعلیم و تربیت — ملاں خدا بخش صاحب
امین — میاں فضل الٰہی صاحب
سکرٹری تحریک جدید — حافظ محمد اشرف صاحب

صحیح پتے مطلوب ہیں

مندرجہ ذیل دوستوں کے پتے مطلوب ہیں۔ اگر کسی دوست کو ان میں سے کسی کا صحیح پتہ معلوم ہو تو اطلاع دیکر ممنون فرمائیں۔ اور اگر یہ دوست خود اخبار کا مطالعہ کریں۔ تو مہربانی فرماکر خود اپنے موجودہ پتہ سے اطلاع دیں۔

(۳۰) یعقوب خان صاحب کنسٹبل رن پور ضلع پوری اڑیسہ
(۳۱) خیرالدین صاحب ٹھیکیدار موضع بدو دال ڈاکخانہ فتح گڑھ تحصیل بٹالہ ضلع گورداسپور
(۳۲) نذیر احمد صاحب احمدی ۳۷ مارکیٹ روڈ بنور ضلع بردوان
(۳۳) نواب الدین صاحب ولد شاہ محمد صاحب مقام پاڑ کھڑ ڈاکخانہ منڈی سکھیکی ضلع گوجرانوالہ
(۳۴) مولوی بشیر احمد صاحب ضلع دار میکلوڈ گنج روڈ ڈاکخانہ خاص ضلع فیروزپور
(۳۵) عنایت اللہ صاحب سکنہ چک ۱۷۷ نوکیک ڈاکخانہ گھوڑیانوالہ لائلپور
(۳۶) احمد دین صاحب ولد فتح الدین صاحب دھیر کنال ڈاکخانہ بھونچال کلاں ضلع جہلم
(۳۷) سید ولایت حسین صاحب احمدی سرسا گنج پرگنہ شاہ آباد ضلع مین پوری
(۳۸) محمد افضل صاحب ولد محمد ابراہیم صاحب مقام دھاماں ڈاکخانہ لالہ موسےٰ ضلع گجرات
(۳۹) شیخ غلام محی الدین صاحب ساکن بہول ڈاکخانہ بیون تحصیل چکوال ضلع جہلم
(۴۰) منشی شبیر محمد صاحب اول مدرس سکنہ نفاماں کلاں بدانہ ڈاکخانہ انجرا رٹیوا سٹیشن ضلع اٹک
(۴۱) منشی گل محمد صاحب ٹیچر مڈل سکول ددمیل ضلع کیمبل پور
(۴۲) چوہدری میاں خان صاحب سٹور کیپر مین ملٹری ہسپتال ورودیش
(۴۳) میاں مہرالدین صاحب احمدی معرفت نور ولد حاجی ارائیں چک ۱۷۹ ڈاکخانہ ڈگری ضلع تھرپارکر سندھ
(۴۴) L. N.K. Bashir Ahmad No. 1. Singnal P.L. 7217. Rajput Regt. بڑودہ کیمپ

ناظر بیت المال

قائدین مجالس خدام الاحمدیہ توجہ فرمائیں

کئی مجالس کی طرف سے ماہ شہادت ۱۳۲۰ ہش کی رپورٹ کارگذاری دفتر مرکزیہ میں نہیں آئی۔ قانون یہ ہے۔ کہ ہر ماہ کی ماہوار رپورٹ دوسرے ماہ کی دس تاریخ تک دفتر خدام الاحمدیہ میں پہنچ جانی چاہیئے۔ گویا ماہ شہادت کی رپورٹ دس ماہ ہجرت ۱۳۲۰ ہش تک آنی ضروری تھی۔ جن مجالس نے تاحال رپورٹ نہیں بھجوائی۔ وہ فوری توجہ فرمائیں۔ اور آئندہ کے لئے بھی نوٹ فرمائیں۔ کہ ہر ماہ کی دس تاریخ تک گذشتہ ماہ کی کارگذاری کی رپورٹ بھجوا دیا کریں۔ بیرونی مجالس کی طرف سے رپورٹوں کا انتظار کرنا پڑتا ہے۔ اور اس طرح مجموعی رپورٹ تیار کرنے میں دیر ہو جاتی ہے۔ امید ہے۔ کہ قائدین مجالس خدام الاحمدیہ بروقت رپورٹ بھجواتے رہیں گے۔

خلیل احمد جنرل سکرٹری مجلس خدام الاحمدیہ

الفضل کا خطبہ نمبر اخباری کاغذ کی ہوشربا گرانی کے ایام میں "الفضل" کے خطبہ نمبر کی قیمت صرف اڑھائی روپیہ سالانہ ہے۔ اب کسی غریب سے غریب احمدی کو بھی اس کی خریداری سے محروم نہیں رہنا چاہیئے۔ "منیجر"

ہندوستان اور ممالک غیر کی خبریں!

لنڈن ۲ جون۔ کریٹ سے واپس آنے والے سپاہی بیان کرتے ہیں۔ کہ وہاں برطانی اور یونانی زخمیوں کو خوراک کی کمی اور پانی نہ ملنے کی وجہ سے سخت مشکلات کا سامنا کرنا پڑا۔ جرمن اوپر سے بے پناہ بمباری کر رہے تھے۔ اور اس کا کوئی علاج ہمارے پاس نہ تھا۔ سپاہیوں کو دن کے وقت ایسے غاروں میں پناہ لینی پڑتی تھی۔ جو سانپوں اور بچھوؤں سے بھرے ہوئے تھے۔ برطانی اور یونانی سپاہی صرف رات کے وقت لڑنے کے قابل ہوتے اور دن کو چھپے رہتے۔ ایک پہاڑی گاؤں پر جرمن طیاروں نے دو گھنٹے میں تین سو بم گرائے۔ کینیا کے علاقہ میں ایک وقت پانسو جرمن طیاروں نے لڑائی میں حصہ لیا۔ جرمن سپاہی ہوائی چھتریوں سے اس طرح اترتے تھے جیسے آسمان سے آدمیوں کی بارش ہو رہی ہے۔ جرمن بمباری سے برطانی طیارہ شکن توپوں کے اڈے بھی تباہ ہو چکے تھے

قاہرہ ۲ جون۔ برطانیہ کے ساتھ عراق کی عارضی صلح کی شرائط کا اعلان ہوگیا ہے۔ اس کے مطابق برطانی فوج عراق میں سے گذر سکے گی۔ برطانی قیدی رہا کر دیئے جائیں گے۔ اور جرمن و اطالوی نظر بند عراقی قیدی ریجنٹ کے حوالہ کر دیئے جائیں گے۔ عراقی فوجیں ان مقامات پر بھیج دی جائیں گی۔ جہاں وہ جنگ سے قبل تھیں۔

لنڈن ۲ جون۔ سائپرس پر جرمن حملہ کے احتمال کے پیش نظر وہاں دفاعی استحکامات مضبوط کئے جا رہے ہیں عورتوں بچوں اور بوڑھوں کو شہروں سے نکال کر پہاڑی محفوظ مقامات پر بھیجا جا رہا ہے۔

روم ۳ جون۔ اٹلی کی سرکاری نیوز ایجنسی کا بیان ہے۔ کہ آسٹریا و اٹلی کی سرحد پر واقع درہ برینر میں آج ہٹلر اور مسولینی کی ملاقات ہوئی۔ اور کئی گھنٹے بات چیت ہوتی رہی۔ کاؤنٹ چیانو اور ربن ٹراپ بھی اس موقعہ پر موجود تھے۔ کہا جاتا ہے۔ دونوں ڈکٹیٹروں میں کامل اتفاق ہے

چنگکنگ ۳ جون۔ آج جاپانی طیاروں کی بمباری سے فرانسیسی سفارتخانہ تباہ ہوگیا۔

چنگکنگ ۳ جون۔ امریکہ کے وزیر خارجہ نے چینی وزیر خارجہ کو لکھا ہے کہ چین میں امن بحال ہونے پر چین میں واقعہ امریکن مقبوضات چینی حکومت کے حوالے کر دیئے جائیں گے۔

ڈبلن ۳ جون۔ آئرلینڈ پر شنبہ کی صبح کو ہوائی حملہ ہوا تھا۔ پھر یکشنبہ کی صبح کو ہوا۔ بم جرمن ساخت کے شناخت کئے گئے ہیں۔ آئرش گورنمنٹ نے جرمنی کو پر زور پروٹسٹ ارسال کیا۔ اور آئندہ کے لئے اس امر کی گارنٹی طلب کی ہے کہ جرمن طیارے کبھی آئرش علاقہ اور آئرش پانیوں پر پرواز نہیں کریں گے۔ ان حملوں میں جو نقصان ہوا۔ اس کا معاوضہ بھی طلب کیا گیا ہے۔

انقرہ ۳ جون۔ ٹرکش ریڈیو کا بیان ہے۔ کہ عراق کے سمجھوتہ کی شرائط بہت نرم ہیں۔ عراق کے پرانے وزیر اعظم نئی حکومت بنا رہے ہیں۔ اس سمجھوتہ پر ترک بھی خوش ہیں۔ اور شام پر بھی اس کا اچھا اثر پڑے گا۔ کیونکہ اس سے سمجھا جاتا ہے۔ کہ برطانیہ اسلامی ملکوں کی آزادی پر ہاتھ ڈالنا نہیں چاہتا۔

قاہرہ ۳ جون معلوم ہوا ہے۔ کہ شام میں حالات خراب ہوتے جا رہے ہیں۔ فرانسیسی گورنر فلسطینی سرحد پر استحکامات کو اور مضبوط کر رہے ہیں۔ مغربی علاقہ میں بعض پابندیاں لگا دی گئی ہیں جرمن دھڑا دھڑ وہاں پہونچ رہے ہیں۔ حلب کے اڈے میں برطانی طیاروں نے جرمن ہوائی جہازوں پر بم برسائے یہ خبر صحیح نہیں کہ شام کے فرانسیسی افسروں نے جرمنوں سے کہہ دیا ہے۔ کہ شام سے نکل جائیں۔ کیونکہ شامی انہیں پسند نہیں کرتے۔ برطانیہ کی طرف سے عنقریب اعلان کر دیا جائے گا۔ کہ شام کو جانے والے جہازوں کے ساتھ بھی دشمن کے جہازوں جیسا سلوک کیا جائے گا۔

قاہرہ ۳ جون۔ ایبے سینیا میں سودو کے علاقہ میں مزید ۶۵۰ اطالوی گرفتار کر لئے گئے ہیں۔

لنڈن ۳ جون۔ لیبر پارٹی کے سالانہ اجلاس میں برطانیہ کی جنگی پالیسی کے بارہ میں ایک میمورنڈم تیار کیا گیا ہے ۲۴ لاکھ تیس ہزار ووٹ اس کی تائید میں۔ اور بیس ہزار کے قریب خلاف تھے۔ اس میں کہا گیا ہے۔ کہ ڈکٹیٹروں کے ساتھ سمجھوتہ اور صلح نہیں ہوسکتی لیبر پارٹی کے لیڈر جولارڈ پریوی سیل بھی ہیں نے تقریر میں کہا۔ کہ اس صلح پر کیونکر بھروسہ کیا جاسکتا ہے۔ جو ہٹلر یا مسولینی سے ہو۔ ایسے لوگوں سے صلح کرنا اپنی قوم سے دھوکہ کرنا ہے

لنڈن ۳ جون۔ برطانوی طیاروں نے آج رات برلین پر بھی بم برسائے گوان کے حملوں کا زور روہر کے صنعتی رقبوں پر رہا۔ برلین پر بموں سے نقصان کو جرمنوں نے تسلیم کر لیا ہے۔ کل دن میں کیل میں دشمن کے جہازوں پر بھی حملے کئے گئے۔ اور ناروے کے کنارے کے پاس دشمن کا ایک جہاز غرق کر دیا گیا۔ برطانیہ پر دشمن طیاروں نے کل رات بہت کم سرگرمی دکھائی۔ کل شام کو دو جرمن بمبار گرائے گئے

لنڈن ۳ جون۔ برطانیہ اور امریکہ کے کارخانے مل کر آجکل جرمنی سے زیادہ طیارے تیار کر رہے ہیں

شملہ ۳ جون۔ سرکاری طور پر اعلان کیا گیا ہے۔ کہ ہندوستان میں پٹرول کی راشن بندی کا تعلق سپلائی سے نہیں۔ بلکہ کامرس ڈیپارٹمنٹ سے ہے۔ ۲۰ جون کو یہاں محکمہ کامرس اور تیل کے بیوپاریوں کے مابین ایک کانفرنس ہوگی۔ جس میں تیل کے بچاؤ مؤثر کرنے پر بھی غور کیا جائیگا

لنڈن ۲ جون یکشنبہ کی رات جرمن طیاروں نے مانچسٹر پر جو حملہ کیا۔ وہ بہت شدید تھا۔ ایک ہزار کے قریب آتش افروز اور کئی ٹن شدید دھماکے سے پھٹنے والے بم برسائے گئے۔ کئی ہسپتال گرجائیں اور نرسوں کی قیام گاہیں تباہ ہوگئیں۔ صبح ہونے تک ہوائی جہازوں کے قافلے شہر پر منڈلاتے رہے۔ غرباء کے محلہ کو بالخصوص نقصان پہنچا

واشنگٹن ۳ جون۔ آج مسٹر روزویلٹ یہاں برطانوی سفیر سے گفتگو کریں گے

دہلی ۳ جون۔ گذشتہ ماہ مئی میں فورڈ کمپنی نے جتنی لاریاں ہندوستان میں بنائی ہیں۔ اتنی اس سے پہلے کسی ماہ میں نہیں بنائی تھیں۔ یہ سامان فوجی ضرورتوں کے لئے کمپنی سے لے لیا جاتا ہے۔

بمبئی ۳ جون۔ آج کپڑے کی منڈی اور دوسری منڈیوں میں باقاعدہ کام ہوا۔ کہیں فرقہ وارانہ جھگڑا نہیں ہوا البتہ صبح کو ایک آدمی کے پیٹ میں چھرا گھونپ دیا گیا۔

بمبئی ۳ جون۔ ماڈریٹ لیڈروں کی کانفرنس جلد بمبئی میں ہونے والی ہے

دہلی ۳ جون سیٹھ جمنالال بجاج مشہور کانگرسی لیڈر کو صحت کی خرابی کی وجہ سے رہا کر دیا گیا ہے

بمبئی ۳ جون۔ مالابار میں مانسون کا زور بڑھ رہا ہے۔ آئندہ ۲۴ گھنٹوں میں پنجاب میں بارش ہونے کا امکان ہے

بمبئی ۲ جون۔ گورنر سے درخواست کی گئی ہے۔ کہ ہائیکورٹ کے کسی جج کی صدارت میں فسادات کے اسباب و علل معلوم کرنے کے لئے ایک کمیٹی بٹھائی جائے۔ یہ فسادات غنڈوں کی ایک منظم سازش کا نتیجہ ہیں۔ قاتلانہ حملوں کے لئے سائیکل اور بعض گاڑیاں استعمال کی جا رہی ہیں۔

انقرہ ۲ جون۔ کریٹ میں ۳۲ ہزار جرمن فوج بھیجی گئی تھی۔ معلوم ہوا ہے۔ کہ اب اس میں سے بیس ہزار واپس جاچکی ہے۔ سردست وہاں گیارہ ہزار جرمن فوج رکھی جائے گی۔

عبدالرحمٰن قادیانی پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھاپا اور قادیان سے ہی شائع کیا۔ ایڈیٹر غلام نبی